وفاتِ ام المومنین جنابِ خدیجۃ الکبریٰؑ

ہے چین دور قلبِ رسولؐ زمان سے　　پُر شکر کر رہے ہیں تحمل کی شان سے
اُٹھتی ہے آج مادرِ زہراؑ جہان سے　　غم کی صدائیں آنے لگیں آسمان سے
بی بی خدیجہؑ آج جو دنیا سے جاتی ہے
افلاک سے بھی رونے کی آواز آتی ہے

کتنی عظیم بی بی خدیجہؑ تھیں مرحبا　　اور ملکۂ عرب کا لقب تھا انہیں ملا
دولت کثیر خالقِ اکبر نے کی عطا　　تقویٰ میں بھی بلند ملا انکو مرتبہ
روشن تھے دو جہان رسولؐ انام سے
دیکھی نبیؐ کی شان بہت احترام سے

دیکھا کہ نور چہرہ سے روشن ہے صبح و شام　　خلدِ بریں سے آکے فرشتے بنے غلام
ہونٹوں پہ علم اور صداقت کا ہے کلام　　مالک ہیں دو جہاں کے شہنشاہِ خاص و عام
دل اور جاں سے مان لی عظمت رسولؐ کی
بعثت سے پہلے دل میں کی بیعت رسولؐ کی

اللہ نے بنادیا جب زوجۂ رسولؐ　　ایماں کا نور اور زیادہ ہوا حصول
اور دشمنانِ دیں سے محمدؐ تھے دل ملول　　شوہر کی ناصرہ رہیں یہ مادرِ بتولؑ
پتھر عدو لگاتے تو بڑھ کر بچاتی تھیں
سر طاعتِ رسولؐ میں ہر دم جھکاتی تھیں

www.emarsiya.com

جب مستعد تھے ترکِ تعلق پہ بد خصال | ساکن ہوئے شعب میں نبیؐ اور نبیؐ کی آل
اسطرح کاٹے شعب میں بی بی نے تین سال | فاقوں پہ فاقے کر گئیں بے حد ہوئیں نڈھال
چھوٹے جو وہ تو اور وہ لاغر بدن ہوئیں
بی بی علیل ہو کے بہت خستہ تن ہوئیں

سانسوں میں یوں الجھتا تھا دم وا مصیبتا | سینہ میں غم سے گھٹتا تھا دم وا مصیبتا
سینہ میں ہائے رکتا تھا دم وا مصیبتا | اور جسم سے نکلتا تھا دم وا مصیبتا
اک آہِ سرد کھینچ کے مظلومہ مر گئی
غم سہہ کے اس جہان سے مظلومہ مر گئیں

سرکار کے لئے غم تازہ ہے سامنے | صدمہ بھی فاطمہؑ کا زیادہ ہے سامنے
بے جان ہائے بی بی خدیجہؑ ہے سامنے | اس محسنہ کا ہائے جنازہ ہے سامنے
صدمہ سے ہائے ٹکڑے کلیجہ کے ہوتے ہیں
سر کو جھکائے احمدؐ مختار روتے ہیں

فرماتے ہیں رسولؐ جہاں سے گذر گئیں | سہہ سہہ کے ظلم و رنج و تعب کوچ کر گئیں
ہمسائی بنکے مادرِ عیسیٰ کے گھر گئیں | بی بی خدیجہؑ گھر میرا ویران کر گئیں
حملوں سے دشمنوں کے مجھے تم بچاتی تھیں
مجھ کو بچا کے جسم پہ پتھر بھی کھاتی تھیں

www.emarsiya.com

بیٹی پکاری ہائے ستم ہائے اماں جاں — کیسے سہوں میں ہجر کا غم ہائے اماں جاں
تمنے اُٹھائے درد والم ہائے اماں جاں — نکلا ہے جسم زار سے دم ہائے اماں جاں

تم جارہی ہو قبر بسانے کے واسطے
زہراً ہے آج اشک بہانے کے واسطے

سوتی تھیں مجھکو پہلو میں لیکر تمام رات — سوؤ گی اماں قبر کے اندر تمام رات
کیسے ملے گا قبر میں بستر تمام رات — ہوئیگی غم میں بیٹی یہ مضطر تمام رات

بیٹی تڑپ تڑپ کے جو آنسو بہائے گی
مرقد میں تمکو اے میری اماں رُلائے گی

دیدار آخری مجھے اماں دکھا کے جاؤ — آواز اپنی اے میری اماں سنا کے جاؤ
پھر لوٹکر کب آؤ گی اماں بتا کے جاؤ — دل بیقرار ہے میرا اب رحم کھا کے جاؤ

شفقت دکھاؤ آپ پہ قربان جاؤں میں
پاس اب بلاؤ آپ پہ قربان جاؤں میں

کیا حال دل ہے مجھکو سناؤ پھر ایک بار — بیٹی پہ اپنی رحم تو کھاؤ پھر ایک بار
پھیلا کے ہاتھ مجھ کو بلاؤ پھر ایکبار — سینہ سے اپنے مجھ کو لگاؤ پھر ایک بار

لگتا ہے جیسے تن سے میری جان جاتی ہے
اماں فلک سے رونے کی آواز آتی ہے

غسل وکفن جو پایا جنازہ خدیجہؑ کا　　احمد نے پھر اُٹھایا جنازہ خدیجہؑ کا
مرقد پہ جبکہ لایا جنازہ خدیجہؑ کا　　پھر قبر میں لٹایا جنازہ خدیجہؑ کا
اس محسنہ کو ہائے سلایا مزار میں
رو رو کے پھر جنازہ چھپایا مزار میں

کہتے ہیں مرتضیٰ کہ اے ذیشان الوداع　　اے دین کبریا کی نگہبان الوداع
ہیں دین پر کئے بڑے احسان الوداع　　انعام دیگا خالق سبحان الوداع
پالا تھا مجھ کو آپ پہ احساں خدا کرے
عقبیٰ میں عالی رتبے الٰہی عطا کرے

مدحت کی عرض ہے کہ نبی رحمت خدا　　یا مرتضیٰ علیؑ ولی بی بی فاطمہؑ
حسنینؑ امام اور ہر ایک آل مصطفےؐ　　پرسہ قبول کیجئے بی بی خدیجہؑ کا
شیعوں سے پرسہ لیجئے یا بارہویں امامؑ
پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امامؑ

www.emarsiya.com